نقش آغاز

حافظ راشدالحق سمیع

معصوم سفیران امن کا قتل عام اور عالم اسلام کی بے حسی

گذشتہ ماہ افغانستان میں تحریک طالبان کے معصوم اور بے گناہ سفیران امن کے ساتھ مزارشریف میں بین الاقوامی سازش کے ذریعہ جو بہیمانہ سلوک کیا گیا۔ تاریخ انسانی میں اس بدترین سفاکی کی نظیر نہیں ملتی۔ مذاکرات کے میز سے صلح کے نام پر بلائے گئے وفد کے ارکان کو بندوقوں کے سنگینوں کی نوک پر زبردستی اٹھا کر شہر کے مختلف حصوں میں لے جاکر قتل کردیا گیا اور ہزاروں نہتے طلبہ کو تاجکستان کے بارڈر کے قریب لے جاکر فائرنگ سکواڈ کے ذریعے لائن میں کھڑا کر کے گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ ان میں تحریک طالبان کے روح رواں اور ایک عظیم فرزند اسلام میدان سیاست وفراست کے شہسوار بھی شہید کردیئے گئے۔ (فی الحال ان کا نام لینا خلاف مصلحت ہے) ان طلباء کو کنٹینرز میں سوار کر کے یہ کہا گیا کہ آپ لوگوں کو آزاد کیا جارہا ہے۔ ان بے چارے طلباء کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کو یہ جلاد دراصل قید حیات سے انتہائی سفاکی بہیمت اور درندگی کے ساتھ آزاد کررہے ہیں۔

اس تازہ المیہ کی طرح ماضی میں بھی بڑے بڑے مظالم ڈھائے گئے اور کسی کو خبر بھی نہ ہوتی، جیسے ہرات اور کابل کے اطراف میں ہزاروں شہداء کی اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ جن کو بلڈزوروں کے ذریعے زندہ درگور کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بار پردہ ظلم کو پردہ غیب سے دو زخمی معصوم طلبہ کے ذریعے چاک کردیا اور گولیوں کی بارش میں سے ان زخمی طلبہ کو نکالا اور یہ معصوم لاشوں کی پشتوں سے اٹھ کر انتہائی مشکلات سے دوچار ہوکر کابل پہنچے اور انہوں نے اخبارات اور دنیا کو یہ داستان خون آشام سنائی۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس عظیم حادثہ فاجعہ پر اقوام متحدہ، انسانی حقوق امریکہ، یورپ اور پاکستان سمیت کسی نے آواز اٹھائی اور نہ کسی بھی جگہ سے صدائے احتجاج بلند ہوئی، نہ ہی کسی کی آنکھ نم ہوئی اور نہ ہی کسی کے قلب وجگر سے دھواں اٹھا، اور نہ ہی ہمارے ملک کے دینی اور اسلامی صحافت کے علمبرداروں (سوائے معدودے چند کے) نے اس پر کچھ "خامہ فرسائی" کی۔ اور وہ لوگ ابھی تک وسیع البنیاد حکومت کی رٹ لگا رہے

ہیں ۔ اور ان کی یہ خواہش ہے کہ ان (افغان لیڈرز) درندوں کو جن کے آستینوں اور دامنوں اور قباؤں ، جبوں اور عماموں سے ابتک خون ٹپک رہا ہے کو دوبارہ کسی نہ کسی طور پر معصوم طلبہ (تحریک طالبان) پر مسلط کردیا جائے بہرحال اس ظلم عظیم پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین پھٹی ۔ ہماری عالم کفر سے تو کوئی شکایت نہیں بنتی کیونکہ وہ تو ہمارے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلا ہوا ہے ۔ البتہ عالم اسلام اور خصوصاً پاکستانی حکومت سے یہ گلہ ضرور ہے کہ انہوں نے جبکہ طالبان حکومت کو باقاعدہ تسلیم کرلیا ہے تو پھر اس ظلم عظیم پر انہوں نے کیوں کسی احتجاج یا ردعمل کا اظہار نہیں کیا ۔ آیا اسلام کے ہزاروں حقیقی فرزندان جو صلح اوردین ومذہب کے نام پر تہ تیغ کیے گئے کیا یہ لاوارث اور بے ننگ و نام تھے ؟ ان کا کسی مذہب ، کسی برادری سے کوئی تعلق نہیں تھا ؟ ۔ آیا ان حالات میں وہ وقت نہیں آپہنچا ہے کہ ہم عالم اسلام کے " بے کسی کے مزار" پر آخری مرتبہ فاتحہ پڑھ لیں ۔

ع مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

انشاء اللہ رب العالمین ان معصوم طلبہ کے مقدس خون کی لاج ضرور رکھے گا ۔ اور اس پاک خون سے جو چراغ حق جل اٹھے ہیں انشاء اللہ یہی دلیل سحر ثابت ہونگے ۔ اس کی روشنی اور تنویر سے ظلمت کدہ عالم کا چپہ چپہ منور ہوکے رہیگا ۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے طالبان کو ایک بار پھر اپنی نصرت سے سرفراز کرکے مزار شریف میں پہنچا دیا ہے ۔ بہت جلد یہ خطہ بھی پرچم اسلام کے سایہ امن وعافیت میں آجائے گا ۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے ہم ان بہادر سپوتوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ یہ فقیر منش طائفہ اور بوریا نشین جماعت جو کہ دنیوی اعزازات سے بے نیاز ہے اور پھر کیوں نہ ہوں شہادت کی خلعت فاخرہ کے ساتھ جنت کی ابدی نعمتیں ان کے لیے چشم براہ ہیں اور جن کیلئے قرآن پاک ان کلمات عالیہ سے استقبال کررہا ہے ۔

"یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی"

★★★★★★★★★★

عبرت گاہ عالم کا ایک سبق آموز واقعہ

اس عبرت کدہ عالم میں انسانی ہستی کی ناپائیداری اور بے ثباتی کے ہم روز مختلف عبرت آمیز مناظر دیکھتے ہیں اور پھر بھی اس کے سحر کے فسوں کے اسیر ہیں ۔ اور چند محدود مہ سال اور گنتی کی گھڑیوں اور لمحوں کو ہم اپنی متاع کل سمجھتے ہیں ، اور یہ ہماری خام خیالی ہے کہ اس معمورۂ